فارسی خود ایسی زبان ہے کہ جسے عربی اور اُردو آتی ہو وہ ایک دو ماہ کے اندر اندر آسانی سے اسے سیکھ سکتا ہے

(فرمودہ 29 اپریل 1955ء بمقام ملیر کراچی)

تشہّد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

"اس بیماری میں دو نقص اَور پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک تو میرے بائیں کان کی شنوائی بہت کم ہو گئی ہے اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص مجھ سے بات کر رہا ہوتا ہے اور بات کر کے چلا بھی جاتا ہے لیکن میں پھر بھی بات کرتا رہتا ہوں اور اُس کے پاؤں کی آہٹ یا کپڑوں کی سرسراہٹ تک محسوس نہیں کرتا یہاں تک کہ میری بیوی یا بچے مجھے بتاتے ہیں کہ وہ تو چلا گیا ہے۔ اِسی طرح بائیں آنکھ کی نظر میں بھی اثر پڑا ہے۔ جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اُس کا بائیں طرف کا حصہ غائب ہے اور ایک طرف کا حصہ نظر آتا ہے۔

اترسوں کی بات ہے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک مکان اِس طرز کا ہے جیسے یہاں دو منزلہ مکان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ میں اُس مکان کے اوپر کے ایک حصہ میں ہوں۔ میرے ساتھ ایک اَور شخص بھی ہے جسے میں جانتا نہیں۔ میں نے دیکھا کہ مکان کے نیچے ایک کمرے میں ڈاکٹر اقبال مرحوم اور شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی دونوں باتیں کر رہے ہیں اور فارسی اشعار

ایک دوسرے کو سنا رہے ہیں۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اُس نے ایک رقعہ لا کر مجھے دیا اور کہا کہ یہ رقعہ سر اقبال کا ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ چونکہ آپ کے خاندان کی زبان فارسی ہوا کرتی تھی اس لئے اگر آپ کا فارسی میں کوئی کلام ہو تو بھجوائیں۔ اِس سے مجھے شرمندگی ہوئی کہ ہمارے بچپن میں تو ہمارے گھر کی مستورات بھی فارسی بولا کرتی تھیں لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فارسی کے سخت مخالف تھے گو میں نے مثنوی مولانا روم اُن سے سبقاً پڑھی ہے۔ لیکن وہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے فارسی سے اس لئے سخت بُغض ہے کہ اس نے عربی زبان کی جگہ لے لی ہے اور اُسے تباہ کر دیا ہے۔ چونکہ وہ ہمارے استاد تھے اور استاد کا اثر طبعاً ہوتا ہے اس لیے فارسی کی طرف مجھے بھی چنداں رغبت نہیں ہوئی۔ ورنہ فارسی خود ایسی زبان ہے کہ جسے عربی اور اردو آتی ہو وہ ایک دو ماہ کے اندر اندر ہی آسانی سے اسے سیکھ سکتا ہے۔ اِسی طرح حضرت صاحب بھی فرمایا کرتے تھے کہ فارسی زبان ہمارے گھر میں بولی جاتی تھی اور گھر کے افراد فارسی میں خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ ایک دو رقعے حضرت صاحب کے بھی ایسے ملے ہیں جو فارسی میں ہیں۔ اِسی خیال سے مَیں شرم محسوس کرتا ہوں کہ سر اقبال نے کہا ہے کہ آپ کے گھر میں فارسی بولا کرتے تھے اس لئے میں آپ کو لکھ رہا ہوں کہ آپ فارسی میں کوئی کلام بھیجیں۔ یہ مجھے یاد نہیں کہ کلام حضرت صاحب کا ہو یا میرا۔ چنانچہ میں نے معذرت سی کر کے بھجوا دی اور اس کے بعد میں نیچے اُترا۔ میں نے دیکھا کہ شیخ یعقوب علی صاحب ایک پہلو میں ہیں اور دوسرے میں سر اقبال مرحوم بیٹھے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال کی وہی شکل تھی جو 1930ء، 1931ء میں مَیں نے دیکھی تھی یعنی مضبوط چہرہ تھا اور رنگ میں صفائی تھی۔ میں نے اُن کو دیکھا تو ایک اَور شخص جو احمدی ہے میرے سامنے آیا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا باتیں کر رہے تھے؟ اُس نے بتایا کہ سر اقبال اپنے فارسی کے اشعار شیخ یعقوب علی صاحب کو سنا رہے تھے اور شیخ یعقوب علی صاحب پرانے شاعروں کا کلام اور قرآن مجید انہیں سنا رہے ہیں۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب کو شیخ صاحب کا قرآن شریف پڑھنا کیسا پسند آیا۔ تو اُس نے کہا کہ شیخ صاحب کی آواز میں جو لوچ[1] ہے اس کی وجہ سے انہوں نے اُن کے اشعار کو تو پسند کیا ہے۔ لیکن اُن کے قرآن شریف پڑھنے سے وہ اتنے متأثر نہیں ہوئے۔

میں نے سمجھا کہ اِس رؤیا میں اقبال کا لفظ بھی جماعتی لحاظ سے اچھا ہے۔ اس میں ترقی کی طرف اشارہ ہے۔ یعقوب سے بھی میں نے یہی خیال کیا۔ حضرت صاحب کے کئی الہامات میں مجھے یوسف کہا گیا ہے۔ فارسی کے لحاظ سے میں نے سمجھا کہ شاید اس سفر میں فارسی ملک کے لوگوں سے یا کسی فارسی دان سے روابط پیدا ہو جائیں۔

آج مجھ سے دوستوں نے خواہش کی تھی کہ باہر مسجد میں جا کر جمعہ کی نماز پڑھاؤں۔ لیکن میری طبیعت اتنی کمزور ہے کہ ذرا سا چلنے سے بھی چکر آ جاتا ہے۔ بعض باتوں میں ترقی ہوئی ہے لیکن جب گرمی بڑھ جاتی ہے تو طبیعت سخت خراب ہو جاتی ہے۔ اب بھی گرمی بڑھ گئی ہے اور میں نے شکر کیا کہ ڈاکٹروں نے مجھے جانے سے منع کر دیا تھا ورنہ تکلیف ضرور بڑھ جاتی۔ اب میرا دماغ کچھ کام کرنے لگ گیا ہے۔ نمازوں وغیرہ میں پہلے تو ڈر رہتا تھا کہ بُھول نہ جاؤں لیکن اب ایسا کم ہوتا ہے۔ کوشش اور ذرا توجہ سے رکعتیں بھی یاد رہتی ہیں اور سورتیں بھی۔ خیالات میں بھی اِسی قسم کا تسلسل پیدا ہو گیا ہے۔ جیسے ایک بات کے ذہن میں آنے سے اُس کے متعلق دوسری باتیں بھی خود بخود ذہن میں آ جاتی ہیں۔ مثلاً سر اقبال کا نام آیا تو اُس وقت کے سارے واقعات ذہن میں آ گئے کہ اِس طرح ہم بیٹھے تھے اور فلاں جگہ وقت گزارا تھا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ دماغ کچھ کام کرنے لگ گیا ہے۔ لاہور میں ڈاکٹروں نے کہا کہ دماغ کی کیفیت بھی بولنے والے آلے کی طرح ہوتی ہے جس میں Reeling اور Dereeling ہوتی ہے۔ جب دماغ کو کچھ آرام مل جاتا ہے تو اس میں خیالات کا تسلسل بھی خود بخود شروع ہو جاتا ہے۔ آنکھوں پر ابھی تک کوئی اچھا اثر نہیں پڑا۔ دو منٹ بھی پڑھوں تو معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے نرو (NERVE) کھینچ لی ہے۔ بالکل اُسی طرح جیسے مرغے کی ٹانگ کٹی ہوئی ہو تو اُس کے پنجے کی رگ پکڑ کر کھینچی جاتی ہے۔ اِس سے درد شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ عام طور پر میں اخبار بھی پڑھوا کر سن لیتا ہوں۔ اِس نقص میں ابھی کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہوا۔ شنوائی میں تھوڑا سا فائدہ ہوا ہے۔ چلنے میں بھی کافی فائدہ ہوا ہے۔ اگر صحت ٹھیک ہو تو آدھ یا پاؤ میل چل سکتا ہوں۔ گو اس سے تکان ضرور ہو جائے گی۔"

(غیر مطبوعہ مواد از ریکارڈ خلافت لائبریری ربوہ)

---

1 : **لُوچ:** نرمی، ملائمت، گداز پن، نزاکت (اُردو لغت تاریخی اصول پر جلد 16 صفحہ 946 کراچی جون 1994ء)